

۶۔ نامہ بہ مادر

تمہید: ماں اور اولاد کے درمیان محبت بالکل فطری ہے۔ ماں کی شخصیت بچے کے لیے ایک نعمت اور رحمت سے کم نہیں۔ ماں اپنے بے بس و مجبور بچے کو دودھ پلاتی ہے، اسے نہلاتی دھلاتی ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ لیکن یہ بھی اتنا ہی سچ ہے کہ ماں اور اولاد میں اکثر جدائی بھی ہو جاتی ہے۔ موجودہ زمانہ تعلیم کا زمانہ ہے۔ لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے شہر چھوڑنا ہی پڑتا ہے۔ شاعر نے اسی حقیقت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نظم کی تخلیق کی ہے۔ ماں کو شکایت ہے کہ سفر اختیار کرنے کے بعد بیٹا اسے بھول گیا ہے جبکہ واقعہ صرف اتنا ہے کہ بیٹے کا خط قدرے دیر سے پہنچا۔ اسی سبب ماں بے چین ہو گئی اور بیٹے سے شکایت کرنے لگی۔ اس سے ماں کی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ نظم بہت رواں اور متاثر کن ہے۔

تعارف شاعر: محمد حسین علی آبادی ۱۹۰۹ء میں تہران میں پیدا ہوئے۔ تہران ہی میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۲ء میں فرانس جا کر پیرس یونیورسٹی میں تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور مختلف علوم میں مہارت حاصل کی۔ انھوں نے حقوق انسانی کے میدان میں بڑی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۹۸ء میں ۸۷ سال کی عمر میں تہران میں ان کا انتقال ہوا۔

ای نگہ دارِ من و سرورِ من	ای خداوندِ من ای مادرِ من
نامہ ات آمد و گریانم کرد	گلہ های تو پریشانم کرد
اندکی نامہ من دیر رسید	وز تو صد نالہ دلگیر رسید
نالہ کم گن کہ ندارد اسفی	گر بمیرد پسرِ ناخلفی
بہ گمانت کہ چو رفتم بہ سفر	کردم از مادرِ خود صرفِ نظر؟
آتشِ اُلفتِ دیرین شد سرد	پسرت رفت و فراموش کرد؟
بی تو نزدَم ہمہ دنیا ہیچ است	بازی و رقص و تماشا ہیچ است
نامہ گر دیر رسد حوصلہ گن	زمن از بہر خدا کم گلہ کن
کہ بجان از غم تو سوختہ ام	
وز تو نازک دلی آموختہ ام	

(محمد حسین علی آبادی)

خلاصہ در فارسی: پسری نامہ مادرِ خویش می یابد۔ در این نامہ مادرِ شکایت کرد کہ پسر او را فراموش کردہ است۔ این نظم جوابِ پسر بہ مادر است۔ پسر مادرِ مہربان را نگہدار و سرور و خداوندِ خود می گوید۔ او گوید کہ بعد از یافتنِ نامہ تو من پریشان شدہ ام و گریان می کنم۔ نامہ من دیر رسید از این سبب تو دلگیر هستی۔ پسر مادر را نصیحت می کند کہ نالہ مکن کہ چون پسرِ ناخلفی بمیرد،

تاسف نہاید کرد۔ تو گمان می کنی کہ من از طرف تو صرف نظر کردہ ام و ترا فراموش کردہ ام۔ او می گوید: ای مادر من! بی تو بازی و رقص و تماشا کجا، ہمہ دنیا در نظر من ہیچ است۔ چون نامہ من دیر رسد بد گمان مشو و گلہ مکن کہ از غم تو جان من سوختہ است۔ این نازک دلی من از تو آموختہ ام۔

خلاصہ (اردو): ایک بیٹے کو ماں کا خط ملا جس کے جواب میں یہ منظوم خط لکھا گیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اے مادرِ مہربان! تیرے خط نے مجھے رُلا دیا اور تیرے گلے شکوؤں نے مجھے بے چین کر دیا۔ میرا خط دیر سے پہنچنے کی وجہ سے تو سمجھتی ہے کہ تجھ سے دور رہ کر میں تجھے بھول گیا ہوں اور تیری محبت میرے دل سے نکل گئی ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ تیرے بغیر میری نظر میں ساری دنیا کی کوئی حیثیت نہیں۔ میرا خط دیر سے ملے تو صبر کر اور خدا کے لیے شکایت نہ کر کہ میں خود تیری جدائی میں تڑپ رہا ہوں کیونکہ میں نے یہ نازک دلی تجھی سے سیکھی ہے۔

فرہنگ (Glossary)

Guardian	دیکھ بھال کرنے والا	نگہ دار
Chief	سر دار	سرور
Your letter	تیرا خط	نامہ ات
Weep	رونا	گریہ
Little, few	کم	اندک
Lamentation	فریاد، رونا	نالہ
Sad	اُداس	دلگیر
Sorrow	افسوس	اسفی
Disobedient	نافرمان	ناخلف
Waiving	نظر انداز	صرفِ نظر
Fire of love	محبت کی آگ	آتشِ اُلفت
Prolong	طویل عرصے سے	دیرین
Without you	تیرے بغیر	بی تُو
Nothing, insignificant	معمولی، بے وقعت	هیچ
Play, game	کھیل	بازی
Entertainment	کھیل، تفریح	تماشا
To burn	جلنا	سوختن
To learn	سیکھنا	آموختن

پرسش / Exercise

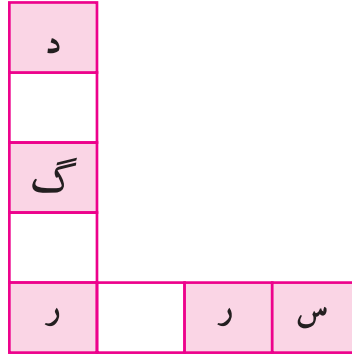
۱۔ قوس میں دیے ہوئے مناسب الفاظ سے مصرعے مکمل کیجیے۔

Complete the lines by choosing correct alternative from the bracket.

- ۱۔ نامہ ات آمد و کرد (بریانم / گریانم)
- ۲۔ وز تو دلگیر رسید (برنالہ / صد نالہ)
- ۳۔ بی تو ہمہ دنیا ہیچ است (نزدم / کردم)
- ۴۔ ز من از بھر خدا کم کن (صلہ / گلہ)

۲۔ نظم سے زیر اضافت کی مثالیں تلاش کر کے لکھیے۔ Find examples of zer-e-izafat from the poem.

۳۔ درج ذیل معما حل کیجیے۔ Solve the following crossword.



۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی فارسی ضد لکھیے۔ Write Persian antonyms of the following words.

گریہ ، اُلفت ، فراموش ، کم ، غم ، نازک

۵۔ نظم سے اپنی پسند کا کوئی شعر لکھیے اور پسندیدگی کی وجہ بھی لکھیے۔

Write a couplet of your choice from the poem and justify your choice.

۶۔ مندرجہ ذیل حصہ نظم کا ترجمہ اردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Translate the following couplets of the poem into Urdu or English.

بہ گمانت کہ چو رفتم بہ سفر کردم از مادرِ خود صرفِ نظر؟
آتشِ اُلفتِ دیرین شد سرد پسرت رفت و فراموش کرد؟